بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

نمبر/Ref　　تاریخ/Date

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے توحیدِ الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 / اپریل 2026ء (۱۰ر شہادت ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آقا کی اتباع میں حضرت مسیح موعودؑ کی توحید کے قائم کرنے کے لیے کوشش آپؑ کے عملی نمونہ اور اپنے ماننے والوں کو نصائح اور کس طرح ان کی تربیت فرمایا کرتے تھے اس کے کچھ واقعات پیش کروں گا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کسی شخص کا بیٹا مر گیا اور اس کا ایک دوست تعزیت کے لیے اس کے پاس گیا تو وہ چیخ مار کر رو پڑا اور اسے کہنے لگا کہ خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے گویا اس کے خیال میں اس کا کوئی حق خدا تعالیٰ نے مار لیا تھا۔ مگر سوچنا چاہیے کہ وہ کون سا حق ہے جو بندے نے خدا تعالیٰ پر قائم کیا؟

انسان کو ہر وقت یہی خیال رکھنا چاہیے کہ جو نعمتیں جو اولاد ہمیں ملی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ملی ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہیں۔ اس کی توحید کا اپنے ہر قول و فعل سے اظہار کریں اور کبھی ہلکا سا بھی شرک کا شائبہ ہم میں پیدا نہ ہو۔ کبھی یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا کوئی اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ ذرا سی عبادت کرنے سے کوئی حق نہیں ادا ہو گیا بلکہ ہم اپنے فائدے کے لیے کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے بیٹے مرزا مبارک احمد سے بڑی محبت تھی اور اس کی بیماری میں آپؑ نے بڑی تیمارداری کی اس سے حضرت خلیفہ اولؓ تک کو بھی یہ خیال تھا کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعودؑ کو بڑا صدمہ ہو گا۔ جب مبارک احمد فوت ہو گیا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ اسی وقت نہایت صبر کے ساتھ دوستوں کو خط لکھنے لگ گئے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے مگر

اس امر پر گھبرانا نہیں چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک مشیت تھی جس پر ہمیں صبر کرنا چاہیے اور پھر باہر آ کر مسکرا مسکرا کر تقریر کرنے لگے کہ مبارک احمد کے متعلق خدا تعالیٰ کا جو الہام تھا وہ پورا ہو گیا۔ چنانچہ آپؑ کا شعر بھی ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

فریایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ سلطان عبدالحمید خان کی بہت سی باتیں غلط تھیں، مگر ایک بات انہیں بہت پسند تھی۔ جب وزراء نے جنگ سے بچنے کیلئے مختلف کمزوریاں اور مشکلات بیان کیں، تو سلطان نے کہا کہ کچھ معاملہ خدا پر بھی چھوڑنا چاہئے۔ اس واقعہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ پر کامل بھروسہ (توکل) کی اہمیت کو سراہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوران سر کا عارضہ تھا، چکروں کی تکلیف تھی۔ ایک طبیب کے متعلق سنا گیا کہ وہ اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے۔ اسے بلوایا گیا اس نے حضورؑ کو دیکھا اور کہا کہ دو دن میں مَیں آپ کو آرام کر دوں گا۔ یہ سن کر حضرت صاحبؑ اندر چلے گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو رقعہ لکھا کہ اس شخص سے میں علاج ہرگز نہیں کرانا چاہتا۔ یہ کیا خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کو واپس کرایہ کے روپیہ اور مزید ۲۵/روپے بھیج دیے کہ اسے رخصت کر دیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عظمت و عزّت کے واسطے جوش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور ہر کس و ناکس ان کے ساتھ نہیں چل سکتا جب تک خدا کے لیے جوش نہ ہو کوئی لذّت انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لیے ذاتی جوش نہ ہو اور نفس کی ملونی اور اپنے دنیاوی فوائد و منافع کے خیال سے انسان خالی نہ ہو جائے تب تک اس کی کوئی عبادت و صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

حضور فرماتے ہیں! پس قبولیت دعا کے لیے یہ ضروری ہے کہ توحید پر کامل یقین ہو اور ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی محبت حاصل کرنے کے لیے دعا سب سے پہلے ہو۔ جو لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے بہت دعا کی، ہم نے یہ کیا وہ کیا، نفل پڑھے، صدقے دیے ہماری دعا قبول نہیں ہوئی وہ ذرا اس بات پر غور کریں۔ یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ نے بتایا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ اس زمانے میں تُو میری توحید کا علمبردار ہے اور توحید کے کھوئے ہوئے متاع کو دنیا میں دوبارہ قائم کر رہا ہے اس لیے اے مسیح محمدی! تُو مجھے ایسا ہی پیارا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید اور چونکہ عیسائیوں نے جھوٹ اور افترا کے طور پر اپنے مسیح کو خدا کا اصلی بیٹا بنا رکھا ہے اس لیے میری غیرت نے تقاضا کیا کہ میں تیرے ساتھ ایسا پیار کروں کہ جو اولاد کا حق ہوتا ہے تا کہ دنیا پر ظاہر ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شاگرد تک اطفال اللہ کے مقام کو پہنچ سکتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان

سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لیے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصود کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔

ایک موقع پر فرمایا: میری بیعت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خادم پیراں دتّہ نام کے تھے۔سب ان کو اسی نام سے پکارتے تھے۔مگر حضور علیہ السلام جب بلاتے تو فرماتے پیری دتّا یعنی میرے پیر اللہ کا دیا ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت صاحبؑ کو فرمایا: خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ یہ الہام اپنی بقا اور ترقی کے لیے ہے آپؑ کی نسل کے لیے اور ہر ماننے والے کے لیے ہے۔جب آپؑ کی بیعت میں شامل ہو گئے تو آپؑ کے بچوں میں نسل میں شامل ہیں۔اگر اسے پکڑے رکھیں گے تو دین و دنیا میں کامیابی ملے گی ورنہ نہ کوئی خونی رشتہ فائدہ دیتا ہے نہ صرف بیعت کرنا فائدہ دیتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کو خدا کے بالمقابل انسان کو تعظیم دی جائے اس سے سخت نفرت تھی لہذا کئی مرتبہ آپ نے اپنے متبعین یا حاضرین کو مصافحہ کے دوران پیروں کو چھونے سے سخت منع فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بُت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔مَیں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔اور وہ لوگ بباعث ہزار ہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے۔اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔فوٹو اور تصاویر کے ذریعے علم میں بہت ترقی ہوئی ہے، جیسے جانوروں اور بیماریوں کی پہچان میں مدد ملتی ہے، اس لئے انہیں حرام کہنا درست نہیں۔اسلام صرف ان کاموں

کو منع کرتا ہے جو شرک یا لغویات کی طرف لے جائیں، نہ کہ وہ چیزیں جو علم و فائدہ کا ذریعہ ہوں۔ تاہم شرط یہ ہے کہ تصاویر نیک مقصد کے لئے ہوں، انہیں ذریعۂ معاش یا بے مقصد تشہیر نہ بنایا جائے۔ کیونکہ اس طرح آہستہ آہستہ بدعات اور شرک پیدا ہو سکتے ہیں، اس لئے احتیاط اور اعتدال ضروری ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

حضور فرماتے ہیں: اس طرح کی بدعات ہمارے لوگوں میں بھی شروع ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ اپنے فوت شدگان کی تصاویر اپنے ساتھ لگا لیتے ہیں۔ بعض لوگ شادیوں کی تقریبوں میں تصویر بڑی سی فریم کروا کر لگا لیتے ہیں کہ یہ ہمارے فوت شدہ بزرگ ہیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ یہ سب شرک ہے۔ بدعت ہے اس سے بچنا چاہیے۔ صرف نیک مقصد کے لیے اپنی یادگار کے طور پر البم میں تصویریں رکھنا جائز ہے لیکن اس کو فطرت بنا لینا اور پھر ہر صبح اٹھ کر دیکھنا، سلام کرنا بدعت ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۱ء کا ذکر ہے میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا۔ حضور علیہ السلام نے توحید باری تعالیٰ پر ایک تقریر فرمائی اور فرمایا کہ بعض لوگ کسی کے احسان پر الحمدللہ کہنے کے بغیر ہی جزاک اللہ کہہ دیتے ہیں حالانکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ اپنے اندر ایک گونہ شرک کا پہلو رکھتا ہے کیونکہ احسان کرنے والے کی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی توصیف و تحمید بیان کی جائے اور پھر احسان پر جزاک اللہ کہا جائے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ حضور علیہ لسلام کے آخری سفر لاہور کی تفصیلات پر مشتمل ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ وفات سے چند روز قبل حضرت صاحبؑ کی زیارت کے لیے مستورات تشریف لائیں۔ حضورؑ چونکہ بہت مصروف تھے ان کو جلدی رخصت فرمانا چاہا مگر انہوں نے عذر کیا اور کچھ نصیحت فرمانے کی درخواست کی۔ حضورؑ نے باوجود انتہائی مصروفیت کے ان کی درخواست کو قبول فرما کر توحید کی تلقین فرمائی اور بت پرستی سے منع فرمایا۔ حضورؑ نے ایک اَور تقریر میں فرمایا تھا عیسی مسیح کو مرنے دو اس میں اسلام کی زندگی ہے۔ مسیح محمدی کو آنے دو کہ اسی میں اسلام کی بزرگی ہے۔

پس توحید کا پیغام پہنچانے اور اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔ یہ آج مسیح محمدی کے غلاموں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ کے آخر میں حضورِانور نے دنیا کے موجودہ حالات اور امت مسلمہ کے حوالے سے دعا کی تحریک فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔